السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس حدیث نبوی کا کیا مطلب ہے جو بخاری اور مسلم رحمہم اللہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(سَیَخْرُجُ قَوْمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ یَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ لَا یُجَاوِزُ إِیمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ یَمْرُقُونَ مِنَ الدِّینِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ فَأَیْنَمَا لَقِیتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِی قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ)

آخری زمانے میں کچھ لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے۔ مخلوق کی نہایت بہتر بات کہیں گے۔ ان کے ایمان ان کے گلے سے آگے نکل جائیں گے (صرف زبان پر ایمان ہو گا دل میں نہیں) 'دین سے '' ''اس طرح نکل جائیں گے جس طرح (زور سے چلایا ہوا) تیر شکار میں سے نکل جاتا ہے 'تم انہیں جا ملو 'قتل کردو 'ان کے قتل کرنے والے کو ان کے قتل کا ثواب ہے 'قیامت کے دن تک

یہ حدیث کن لوگوں کے متعلق ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ نے کس زمانہ کی طرف اشارہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث اور اس مفہوم کی دوسری حدیثوں میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اس فرقے کا ذکر کیا ہے جسے ''خارجی'' کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ دین میں غلو کرتے اور مسلمانوں کو ان گناہوں کی بنا پر کافر قرار دیتے ہیں جنہیں اسلام نے موجب کفر قرار نہیں دیا۔ یہ لوگ حضرت علیؓ کے زمانے میں ظاہر ہوئے تھے اور انہوں نے آپ پر کئی امور کی وجہ سے تنقید کی۔ جناب علیؓ نے انہیں حق کی طرف بلایا اور ان سے مسائل میں مناظرہ کیا۔ نتیجتاً بہت سے خارجیوں نے حق قبول کرلیا اور باقی (اپنے موقف پر) اڑے رہے۔ جب انہوں نے مسلمانوں پر زیادتی کی تو حضرت علیؓ نے ان سے جنگ کی 'اس کے بعد دوسرے خلفاء نے بھی مذکورہ احادیث پر عمل کرتے ہوئے خارجیوں سے جنگ کی۔ اس مذہب کے کچھ لوگ اب تک موجود ہیں اور ہر زمانے اور ہر جگہ کے اس قسم کا عقیدہ رکھنے والوں کے لئے شرعی حکم ایک ہی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ